www.urdupalace.com

تقدیر

ناہید سلطانہ اختر

اپنے نئے ادارۂ تعیناتی میں ڈیوٹی جوائن کرنے کے بعد جن ساتھیوں سے میرا سابقہ پڑا ان میں قدیرہ بھی شامل تھی۔ قدیرہ اور اپنے سابق ادارے کی ساتھی.....
امت القدیر کے ناموں میں قدرے یکسانیت اور ان کے حالات و عادات میں مماثلت پر مجھے خوشگوار حیرت ہوئی۔
قدیرہ کی طرح امت القدیر بھی بوٹے سے قد کی خوش شکل اور جامہ زیب لڑکی تھی۔ دونوں نہایت خوش اخلاق، مہذب، موقع شناس اور خوش سلیقہ تھیں۔ دونوں

www.urdupalace.com

بی اے بی ایڈ تھیں۔ اپنے فرائضِ منصبی انتہائی ذمے داری اور خوش دلی سے سرانجام دیتیں۔ دونوں اپنے طلبہ اور ان کے والدین میں غیر معمولی مقبول اور پسندیدہ تھیں۔ دونوں کا ہی تعلق خوشحال گھرانوں سے تھا۔ والدین کا ان کے انتقال ہو چکا تھا۔ دونوں اپنے، اپنے گھرانوں کی آخری بن بیاہی بہن تھیں اور ہر دو کی اپنے ایک غیر شادی شدہ بھائی سے گہری انسیت تھی اور دونوں ہی کے بھائی اپنی اس آخری بہن کی شادی ہونے تک خود بھی شادی پر آمادہ نہیں تھے۔ حسنِ اتفاق دونوں ہی لڑکیوں کے بھائی اعلیٰ تعلیم یافتہ، سرکاری عہدے دار اور معاشی طور پر نہایت مطمئن تھے۔ قدیرہ اور امت القدیر کے حالات میں یہ مماثلت محض اتفاق سہی مگر میرے لیے غیر معمولی دلچسپی کا باعث بن گئی تھی۔

امت القدیر کے بھائی ریحان علی سے میری بارہا ملاقات رہی تھی۔ بے حد نفیس اور مہذب انسان تھا۔ فنانس میں ہمارے ادارے کو جب کوئی مسئلہ یا دقت درپیش ہوتی اسی کے توسط سے ہماری مشکل آسان ہو جاتی۔ ملازمت کے علاوہ ریحان علی نے نئی اور پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لیے شہر کے ایک معروف کاروباری علاقے میں اپنا شوروم بھی بنا رکھا تھا۔ امت القدیر کی اپنے بھائی کے ہمراہ آئے دن نت نئی گاڑیوں میں اپنے جائے کار تک آمد و رفت اس کے بھائی کے اسی کاروبار کی مرہونِ منت تھی۔ ریحان علی صبح کو اپنے دفتر جاتے ہوئے بہن کو اس کے دفتر اتار دیتا اور دوپہر کو لنچ کے وقت میں اسے پک کر کے گھر چھوڑنے کے بعد دوبارہ اپنے دفتر چلا جاتا۔ بھائی، بہن کے درمیان غیر معمولی محبت تھی۔ امت القدیر بڑی شان سے بھائی کے ساتھ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر آتی جاتی، مجھے امت القدیر کی قریبی دوستوں کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ امت القدیر کا بھائی اس کی شادی ہونے تک اپنی شادی کا معاملہ قطعاً ملتوی کیے ہوئے تھا۔ رشتے دونوں کے ہی آتے تھے مگر امت القدیر کا بھائی اپنی پانچ بہنوں میں سے ایک کا گھر بگڑ جانے کے باعث امت القدیر کی شادی بہت چھان پھٹک کر کرنا چاہتا تھا۔ خود ریحان علی کے لیے بھی اپنے پرایوں میں بہت سے اسے اپنی دامادی میں لینے کے طلبگار تھے مگر اس کا کہنا تھا کہ پہلے امت القدیر کی شادی ہو گی پھر وہ اپنے بارے میں سوچے گا۔

قدیرہ اور اس کے بھائی امتیاز احمد کے بھی کم و بیش یہی حالات تھے۔ امتیاز وزارتِ اوقاف کا ملازم تھا۔ شہر کے ایک بڑے کاروباری علاقے میں اس نے جدید مردانہ ملبوسات اور جوتوں کی دکان کھول رکھی تھی۔ اس کا آؤٹ لیٹ خاصا معروف تھا اور انتہائی معقول آمدنی کا ذریعہ بھی...... امتیاز احمد بھی بہن کو ہر روز صبح اس کی جائے کار تک ڈراپ کرنے اور واپسی پر پک کرنے کے لیے آتا۔ قدیرہ کی شادی ہونے تک اس کا بھائی بھی اپنی شادی سے انکاری تھا۔ سوئے اتفاق قدیرہ کی ایک بڑی بہن کو بھی اس کے شوہر نے طلاق دے دی تھی۔ اس کے دو بچے تھے جو ماں کے ساتھ اب ماموں اور خالہ کے گھر میں رہ رہے تھے۔ امتیاز احمد اپنی ایک بہن کا گھر ٹوٹنے سے اتنا دل برداشتہ تھا کہ قدیرہ کی شادی وہ بہت دیکھ بھال کر کسی اچھے انسان سے کرنا چاہتا تھا۔ قدیرہ کے لیے اچھے شریکِ زندگی کی تلاش میں امتیاز احمد نے اپنی شادی بھی موخر کر رکھی تھی۔

اپنے نئے مقامِ تعیناتی پر فرائضِ منصبی سنبھالنے کے بعد قدیرہ اور امت القدیر کے حالات کی اس یکسانیت نے میرے دل میں ایک نئی تحریک کو ہوا دی۔ میں نے پہلے امت القدیر سے بات کی۔

''امتل......! یہاں میرے نئے ساتھیوں میں ایک لڑکی ہے قدیرہ...... جس کے والدین حیات نہیں۔ ایک بھائی ہے جو اس کا ویسے ہی خیال رکھتا ہے جیسے تمہارا بھائی تمہارا خیال رکھتا ہے۔ اپنی ایک بہن کو طلاق ہو جانے کے بعد وہ اپنی اس دوسری بہن کو جو میرے ساتھ کام کرتی ہے بہت دیکھ بھال کر بیاہنا چاہتا ہے۔ میں نے تمہارے بھائی کو دیکھ رکھا

www.urdupalace.com

ہے۔ قدیرہ مجھے تمہارے بھائی کے لیے نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے۔''

''میڈم جی......! آپ کو تو پتا ہے ناں بھائی کے لیے رشتوں کی کوئی کمی نہیں......بس وہ میرے چکر میں اپنے لیے بھی دیر کررہے ہیں۔'' امت القدیر نے کہا۔

''آرہی ہوں...... میں اسی طرف آرہی ہوں امتل...... میں نے قدیرہ کے بھائی کو بھی دیکھا ہے۔ ایک بار ملی بھی ہوں...... بات چیت بھی کی ہے، بہت مہذب سا انسان ہے۔ اور قدیرہ بھی تمہاری طرح بہت سمجھدار اور اپنے بھائی، بہن سے غیر معمولی انس رکھنے والی لڑکی ہے...... تم اگر کہو تو میں قدیرہ سے تمہارے اور تمہارے بھائی کے بارے میں بات کروں...... قدیرہ کے بھائی سے تمہاری اور تمہارے بھائی سے قدیرہ کے رشتے کی بات ہوجائے تو کیسا رہے گا؟''

''میڈم...... مجھے تو گھر میں خود بات کرتے شرم آئے گی...... میں آپ کو بھائی کا نمبر دیتی ہوں...... یا پھر باجی کا نمبر...... آپ ان سے بات کرلیں اور وہ بھائی سے بات کرلیں گی۔''

''ٹھیک ہے......تم مجھے نمبر دو۔''

امت القدیر نے مجھے اپنی بہن کا نمبر دے دیا۔ میں نے ان سے بات کی وہ بہت خوش ہوئیں اور شکر گزار بھی...... بھائی سے بات کرکے مجھے جواب دینے کا وعدہ کیا تاکہ میں قدیرہ کے گھر والوں سے رشتے کی بات چلاسکوں۔ امتل کی طرف سے جواب ملنے تک میں نے قدیرہ سے بھی سرسری بات کرلی۔ قدیرہ نے اپنے گھر والوں سے بات کرکے مجھے ان کی آمادگی کا عندیہ دیا۔ امت القدیر کی بہن نے بھی بھائی سے بات کرکے قدیرہ کے گھر والوں سے رشتے کی بات چلانے پر آمادگی ظاہر کی۔ میں نے دونوں خاندانوں کی باہم ملاقات کروائی۔ اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور مزید بات چیت براہِ راست ہی کرنے کا مشورہ دے کر درمیان سے ہٹ گئی۔ تاہم امت القدیر کو دبی زبان

سے گلہ تھا کہ قدیرہ کا بھائی اس کے بھائی سے اپنی بہن کے رشتے میں تو خاصا سرگرم تھا مگر خود امتل سے اپنے رشتے کے سلسلے میں کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہیں کررہا تھا۔ کم و بیش یہی شکایت قدیرہ کو بھی اس کے بھائی کے سلسلے میں تھی۔ میں نے دونوں کو تسلی دی۔

ایک روز قدیرہ کی باجی نے مجھے فون کیا اور کہا۔ ''میڈم! بھائی نے لڑکے کے بارے میں مکمل چھان بین کرلی ہے۔ مطمئن ہیں۔ آپ امتل قدیر کے گھر والوں سے کہہ دیں۔ جب چاہیں قدیرہ کے رشتے کی بات پکی کرنے آجائیں۔''

''اور آپ کے بھائی سے امتل کی بھی۔'' میں نے کہا۔

''وہ......میڈم...... بھائی چاہتے ہیں...... پہلے قدیرہ کی ہوجائے۔''

''امتل کے گھر والے بھی یہی چاہیں گے کہ پہلے امتل کی بات ہوجائے۔''

''میڈم پہلے بہن کی ہوجائے۔'' قدیرہ کی بہن نے کہا۔

قدیرہ کی بہن کے لہجے سے مجھے یہ اندازہ کرنے میں دشواری نہ ہوئی کہ وہ امت القدیر کے بھائی سے اپنی بہن کے رشتے میں تو انٹرسٹڈ تھیں مگر اپنے بھائی سے امتل کے رشتے کے سلسلے میں وہ قدرے سرد مہری کا مظاہرہ کررہی تھیں۔

''بہتر ہوگا آپ یہ بات براہِ راست ان سے کریں۔'' میں نے قدیرہ کی بہن سے کہا۔

''میڈم رشتے کی بات آپ ہی کے توسط سے شروع ہوئی تھی، آپ ہی کے توسط سے بات چیت بھی پکی ہوجائے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔''

''مجھے نہایت خوشی ہوگی اگر رشتہ آپ دونوں خاندانوں کی براہِ راست بات چیت سے طے پائے۔'' میں نے قدیرہ کی بہن کی نیت بھانپ کر کہا۔

''ٹھیک ہے میڈم......''

میں قدیرہ کی طرف سے تازہ صورتِ حال کی منتظر

www.urdupalace.com

تھی کہ امت القدیر کا بھائی ریحان علی مجھ سے ملنے آ گیا۔

''میڈم آپ کا بہت، بہت شکریہ...... امتل کے لیے آپ نے جو رشتہ بتایا ہے ہمیں پسند ہے۔ آپ ان لوگوں سے پوچھ لیں۔ رشتہ طے کرنے کے لیے جب آنا چاہتے ہیں۔''

''آپ بتائیں آپ قدیرہ کا رشتہ کب لے کر جانا چاہتے ہیں؟'' میں نے پوچھا۔ اس نے پہلو بدلا...... کھنکھارا پھر معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

''میڈم وٹہ سٹہ ہوتو بہتر ہوتا ہے۔''

''مگر...... آپ کی اور ان لوگوں کی تو بات ہی اس نکتے سے شروع ہوئی تھی کہ قدیرہ کے لیے آپ اور آپ کی بہن کے لیے قدیرہ کے بھائی کا رشتہ......'' میں نے گویا نکتۂ اعتراض اٹھایا۔

''جی میڈم......'' وہ کچھ جھینپ کر بولا۔ ''لیکن اگر صرف امتل ہی کا رشتہ ہوجائے تو اچھا ہے۔ میں...... میں اپنی شادی میں کچھ وقفہ رکھنا چاہتا ہوں۔''

''ریحان علی صاحب اگر وہ لوگ بھی یہیں چاہیں؟'' میں نے کہا۔

''کیا مطلب میڈم؟'' وہ چونکا۔

''میرا مطلب ہے وہ بھی اگر صرف اپنی بہن کے رشتے میں دلچسپی رکھتے ہوں تو؟''

''یعنی......؟''

''یعنی وہ بھی اگر یہی چاہیں کہ قدیرہ کا اور آپ کا رشتہ ہوجائے بس......''

''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔''

''تو وہ کیسے ہوسکتا ہے جو آپ چاہتے ہیں۔'' وہ مجھے گومگو نظروں سے دیکھنے لگا پھر گھگھیا کر بولا۔

''میڈم آپ میری بہن کا رشتہ کرادیں، میں ساری عمر آپ کا ممنون رہوں گا...... والدین حیات نہیں، اب وہ میری ذمے داری ہے مجھے اس کی بہت فکر رہتی ہے۔''

''ریحان علی صاحب! یہی مسئلہ ان لوگوں کا بھی ہے...... میں نے جو اس معاملے میں دلچسپی لی صرف اسی لیے کہ امتل اور قدیرہ دونوں ہی لڑکیاں بہت اچھی ہیں۔ اور خوش قسمتی سے دونوں ہی کو چاہنے والے بھائیوں کی سرپرستی میسر ہے۔ میرا خیال تھا کہ یکساں حالات اور مسائل کی بنا پر دونوں گھرانے ایک دوسرے کے مسائل بٹانے کی کوشش کریں گے لیکن اِدھر آپ صرف اپنی بہن کی شادی کا مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں اور اُدھر ان کی بھی کچھ یہی سوچ ہے۔ جب آپ دوسرے کا مسئلہ محسوس نہیں کر رہے تو دوسرا آپ کا مسئلہ حل کرنے میں آپ کا مددگار کیوں ہوگا بھلا!''

''دیکھ لیں میڈم...... میری کچھ مجبوریاں ہیں جن کے پیش نظر میں فی الحال شادی کا ارادہ نہیں رکھتا۔''

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے ریحان صاحب......'' میں نے سرد مہری سے کہا۔

''میڈم......! آپ امتل کے لیے کوشش کرکے دیکھ لیں۔'' اس نے دبی زبان سے کہا۔

''سوری ریحان صاحب......! میرے لیے امتل اور قدیرہ دونوں ہی یکساں اہم ہیں۔ میں ان لوگوں سے کس زبان سے کہوں کہ آپ کا مسئلہ تو وہ حل کردیں ان کا مسئلہ برقرار رہے۔''

''مجھے اجازت ہے میڈم؟'' وہ چند ثانیے خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے اٹھنے کا قصد کیا۔

''آپ کے آنے کا شکریہ...... میری کوئی بات ناگوار لگی ہو تو معذرت...... لیکن میں بِنا لگے لپٹے صاف بات شاید اس لیے کرسکی کہ آپ دونوں گھرانوں کے اس معاملے سے میرا کوئی مفاد یا مجبوری وابستہ نہیں ورنہ شاید میں بھی گھما پھرا کر بات کررہی ہوتی۔''

''گھمانے پھرانے کی بات نہیں میڈم۔'' اس کے تیور اچانک بدل گئے۔ ''انسان کی کچھ مجبوریاں بھی ہوسکتی ہیں۔''

''دوسرے کی بھی مجبوریاں ہوسکتی ہیں۔''

''اوکے میڈم......!'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ''تھینک یو ویری مچ۔'' اس نے نظریں چرا رکھی تھیں۔ شاید امتل میری ماتحت نہ رہی ہوتی تو وہ اس وقت مجھے زہر خند نظروں سے گھور رہا ہوتا۔

بات جہاں سے چلی تھی وہیں آ کر ختم ہوگئی۔ میں

www.urdupalace.com

نے اصل اور قدیرہ سے اپنے تعلقات میں سر موفرق نہ آنے دیا۔ نہ ان کے بارے میں اپنی رائے کو متاثر ہونے دیا۔ دونوں اچھی لڑکیاں تھیں اور میں دونوں کے نیک مستقبل کی اب بھی اسی قدر خواہاں تھی جیسا کہ پہلے۔

☆☆☆

پہلے امت القدیر کی شادی ہوئی ایک سول انجینئر کے ساتھ۔ اس نے مجھے بھی شادی میں مدعو کیا مگر میں اپنی نجی مصروفیات کے باعث اس کی شادی میں نہ جا سکی۔ البتہ مجھے اس کے ساتھیوں سے جو بھی میرے رفقائے کار بھی رہے تھے۔ شادی کی خاصی تفصیلات سننے کو ملیں۔ اصل ایک خوش حال اور بڑی سسرال میں بیاہ کر گئی تھی۔ ساس، سسر، تین نندیں، چار دیور، ایک نند شادی شدہ تھی۔ باقی دو نندیں اور چار دیور کنوارے...... سب ہزار گز کے بنگلے میں رہتے تھے۔ سنا بڑی پر تعیش زندگی تھی ان سب کی۔ مجھے خوشی ہوئی اصل اپنی خوبیوں کے باعث ایک اچھی سسرال میں جانے کا استحقاق رکھتی تھی۔ کچھ عرصے بعد سننے میں آیا اصل کے بھائی ریحان علی کی شادی بھی اس کے افسرِ اعلیٰ کی بیٹی سے ہو گئی تھی جو امریکی شہریت رکھتی تھی اور شادی کے بعد اپنے شوہر کو بھی امریکا ہی منتقل ہوئے دیکھنے کی آرزو مند تھی۔

قدیرہ کی شادی خاصی تاخیر سے ہوئی اور اس دوران اس کے بھائی نے شادی کر لی۔ اب قدیرہ اکثر خود ہی اپنی جائے کار پر آتی جاتی، بھائی کی طرف سے لانے لے جانے کا سلسلہ تقریباً موقوف ہی ہو گیا۔ پھر قدیرہ کی بھابی کی تنگ مزاجی کے قصے ساتھیوں میں گردش کرنے لگے۔

''توبہ، توبہ! قدیرہ کی بھابی ایسی نخریلی کہ کیا کہا جائے۔''

''بیچاری قدیرہ اور اس کی بہن کا ناطقہ بند کر دیا ہے قدیرہ کی بھابی نے۔''

''ارے قدیرہ اور اس کی بہن بھی کم نہیں ہوں گی۔''

''اپنی بیٹی اور دوسرے کی بہو ہر ایک کو مظلوم لگتی ہے۔'' جتنے منہ اتنی قیاس آرائیاں، اتنی ہی باتیں۔

قدیرہ نے محکمے سے لون لیا اور اپنی جمع پونجی لون میں ملا کر ایک مکان خرید لیا۔ ارادہ پہلے یہ تھا کہ وہ اور اس کی مطلقہ بہن اپنے بچوں کے ساتھ اس گھر میں رہیں گی لیکن بھائی کو غیرت آئی کہ دنیا کیا کہے گی بہنوں کو اکیلا چھوڑ دیا سو اس نے قدیرہ کو وہ خریدا گیا مکان کرائے پر چڑھانے اور ایڈوانس سے آبائی گھر کی بالائی منزل پر ایک رہائشی یونٹ تعمیر کروا کے بہن اور اس کے بچوں کے ساتھ اس میں منتقل ہونے کا مشورہ دیا۔ ایک گھر میں بھی رہیں گے اور الگ، الگ...... اس کی بیوی سے ان دونوں بہنوں کی روز، روز کی تکا فضیحتی بھی ختم ہو جائے گی۔ قدیرہ نے اپنی قریبی ساتھیوں کے ساتھ مجھ سے بھی اس سلسلے میں مشورہ کیا۔ سبھی نے بھائی کی رائے کو صائب قرار دیا۔

قدیرہ نے اپنا نو خرید کردہ مکان کرایہ پر اٹھا دیا اور چھ ماہ پیشگی کرایہ سے حاصل ہونے والی رقم میں کچھ اور رقم ملا کر اپنے آبائی گھر کی چھت پر ایک کمرا، کچن اور باتھ روم تعمیر کروا کے بہن اور اس کے بچوں کے ساتھ بھائی بھاوج سے علیٰحدہ رہنے لگی۔

میرا ایک کزن کہا کرتا ہے کہ ''سسرال میں ایک بہو کا سب سے بڑا مسئلہ اس کا اور سسرال والوں کا مشترکہ کچن ہوتا ہے۔ بہو، بیٹے اور سسرال والوں کا کچن علیٰحدہ ہو تو مسائل آدھے رہ جاتے ہیں۔''

قدیرہ اور اس کی بہن نے اپنا کچن بھائی کے گھر سے جدا کیا تو مسائل قدرے کم ہو گئے۔ مکان کرائے پر چڑھا دینے سے اسے اتنی آمدنی ہونے لگی کہ محکمے سے لیے گئے قرض کی ماہنامہ قسط بھی آسانی سے ادا ہو جاتی اور تنخواہ کے ساتھ کچھ اضافی آمدن بھی مل جاتی۔

قدیرہ کا مکان جن لوگوں نے کرایہ پر لیا وہ اوسط درجہ گھرانا تھا۔ کرایہ دار کا ایک کنوارا برادرِ نسبتی بھی بہن کے ساتھ رہتا تھا جس کے بارے میں اس کی بہن نے قدیرہ کا مکان کرایہ پر لینے کے بعد بتایا کہ وہ پراپرٹی ڈیلر تھا۔ قدیرہ کو مکان کرایہ پر چڑھائے تین چار ماہ

www.urdupalace.com

ہی گزرے تھے کہ قدیرہ کی کرائے دار خاتون نے اپنے بھائی سے قدیرہ کے رشتے کی بات چلادی۔ قدیرہ نے مجھے بتایا تو میں نے اس سے مشورتاً کہا۔

"گھر والوں سے کہنا اچھی طرح دیکھ بھال کر فیصلہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری کرایہ دار تمہارے مکان کی لالچ میں آگئی ہو۔"

"ایسا لگتا تو نہیں میڈم......" قدیرہ نے کہا۔

"لوگوں کی نیت کا کچھ پتا نہیں ہوتا قدیرہ۔"

"آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ میں باجی سے کہہ دوں گی...... بھائی تو بہت خوش ہیں رشتہ آنے پر۔"

"خدا بہتر کرے...... استخارہ ضرور کر لینا۔"

"او کے میڈم جی۔"

قدیرہ نے استخارہ کیا مگر بقول اس کے اسے تو کوئی اشارہ نہ ملا مگر مجھے آج بھی یقین ہے کہ قدیرہ کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہوگی۔

قدیرہ کی شادی بھی ہوگئی...... رخصت ہو کر وہ اپنے ہی گھر میں گئی۔ جہاں اس کی نند کرایہ دار تھی اور بھائی بھی اسی کے ساتھ رہ رہا تھا۔ پندرہ دن کی چھٹی گزار کر قدیرہ ڈیوٹی پر واپس آئی تو اپنے شوہر کی تعریف میں رطب اللسان تھی۔

"اتنے شریف اور نیک آدمی ہیں میرے ہسبینڈ کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ میرا تو بچوں کی طرح خیال رکھتے ہیں۔ صبح اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر دیتے ہیں مجھے۔"

زیادہ نہیں دوسرے ہی مہینے قدیرہ پر اپنے شوہر اور اس کی بہن کی قلعی کھلنے لگی۔ قدیرہ کو اس کی نند کی طرف سے مکان کا کرایہ ملنا بند ہوگیا۔ اس نے دبی زبان سے شوہر سے کرایہ کے سلسلے میں تقاضا کیا تو وہ بولا۔

"تم خود بھی تو اس گھر میں رہ رہی ہو...... کیا تم بھی کرایہ دوگی؟"

"ہمارے استعمال میں صرف ایک کمرا ہے باقی سارا گھر تو آپ کی بہن اور ان کی فیملی کے استعمال میں ہے۔"

"تمہارے گھر کی صفائی ستھرائی اور دیکھ بھال کرتے ہیں یہ لوگ...... تمہیں پکا پکایا کھانا ملتا ہے۔"

"یہ کام تو ایک فل ٹائم ملازمہ سے بھی لے سکتی ہوں میں...... صرف پانچ ہزار مہینہ میں...... جبکہ اس گھر کا کرایہ بیس ہزار ہے۔"

"کیا کہنا چاہتی ہو تم......؟" وہ غرایا۔

"میں نے گھر خریدنے کے لیے آفس سے لون لے رکھا ہے۔ مجھے اس کی قسط بھی دینی ہوتی ہے۔"

"تمہاری تنخواہ کتنی ہے؟"

قدیرہ اس سوال پر اپنے شوہر کا منہ دیکھنے لگی۔

"مجھے بتایا گیا تھا سترہ گریڈ میں ہو...... ٹھیک ٹھاک تنخواہ لے رہی ہوگی، لون اپنی تنخواہ سے نہیں دے سکتیں کیا؟"

قدیرہ شاکڈ رہ گئی۔

"کیوں دوں میں اپنی تنخواہ سے لون...... میں نے مکان اسی لیے کرایہ پر اٹھایا تھا کہ قرضے کی قسط بھی جاتی رہے گی...... بچت بھی ہوجایا کرے گی۔ چلیں بیس نہ سہی پندرہ تو دیں آپ کی بہن...... پانچ میں یہ سمجھوں گی کہ ہم اپنے ایک کمرے کا کم کر کے لے رہے ہیں۔"

"اچھا تو تمہارے خیال میں ......اب میں تمہارے کہنے پر اپنی بہن بہنوئی سے مول تول کروں گا...... کیا سوچے گا میری بہن کا شوہر......"

"بھئی وہ اگر کہیں اور رہیں تب بھی تو کرایہ دیں گے ہی ناں۔" قدیرہ بولی۔

"کیوں رہیں کہیں اور...... جب یہ گھر ہے تو کیوں رہیں وہ کہیں اور......"

"گھر میرا ہے۔"

"بہن میری ہے۔"

"آپ کی بہن اور ان کی فیملی کی رہائش کا ٹھیکا نہیں اٹھا رکھا میں نے۔"

"اے ذرا زبان سنبھال کر بات کرو...... اپنی بہن کی میں ماں کی طرح عزت کرتا ہوں۔ ان کے

www.urdupalace.com

خلاف کوئی بدتمیزی برداشت نہیں کرسکتا۔"

"میں بدتمیزی تو نہیں کررہی......اصول کی بات کررہی ہوں......وہ میرے گھر میں کرایے پر رہ رہی ہیں انہیں کرایہ دینا چاہیے...... پورا نہ سہی کچھ کم کرکے ہی سہی۔"

"وہ ایک پیسہ نہیں دیں گی۔"

"کیوں......؟"

"کیونکہ تم میری بیوی ہو......تمہاری ہر چیز میری ہے......میں اگر اس گھر میں اپنی بہن اور ان کی فیملی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔اگر اعتراض کروگی تو......"

"تو......؟"

"تمہارا اور میرا راستہ جدا ہوگا...... جانتی ہو ناں ایک طلاق یافتہ عورت کی کیا حیثیت ہوتی ہے سوسائٹی میں۔"

قدیرہ اس کا منہ دیکھتی رہ گئی۔

"عمر ڈھلنے کے بعد تو تمہیں میں ملا ہوں...... اس خوش فہمی میں نہ رہنا کہ دوسرا آسانی سے مل جائے گا۔" وہ مسکرایا۔

"کس قسم کی باتیں کررہے ہیں آپ۔"

"سچ کڑوا ہوتا ہے......میرے ساتھ رہنا ہے تو چپ کرکے رہتی رہو، ورنہ انجام یہی ہوگا جو میں نے کہا۔"

بات صرف اتنی ہی نہیں رہی......قدیرہ کے شوہر نے اس کی تنخواہ اپنے ہاتھ میں لینے کا مطالبہ بھی کردیا۔

"کیوں دوں میں آپ کو اپنی تنخواہ؟" قدیرہ نے احتجاج کیا۔

"کیونکہ میں تمہارا شوہر ہوں...... مجھے گھر چلانا ہوتا ہے۔"

"گھر چلانا آپ کی ذمے داری ہے، میری نہیں۔"

"تو گھر بیٹھو...... جو میں دوں وہ کھاؤ...... جو دوں وہ پہنو...... میری بہن کو دیکھتی ہو کیسے گزارہ کرتی ہیں۔"

کتاب سے پہلے دل کھولیں

یہ آنکھوں سے ہی نہیں دل سے پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

دوتارا

محی الدین نواب

اے!
تُو نہ رہی تو کچھ نہ رہے گا
اے!
ساز تو رہیں گے
چوڑیوں کا ترنم نہ رہے گا
رنگ تو ہوں گے
حنا کی لالی نہ ہوگی
ہوا میں تیرے آنچل کی
خوشبو نہ ہوگی
جمنا کا کنارہ ہوگا
تاج محل نہ ہوگا
یہ کائنات گونگی بہری
سات سُروں سے خالی ہوگی
ایک گُن کا حُسن
تجھ سے ہی دائم قائم ہے
اے!
تُو نہ رہی تو کچھ نہ رہے گا

●

جانے کیسے اچانک کس موڑ پہ مُڑ گئی
کانٹے پہریدار تھے پھر بھی خوشبو اُڑ گئی

قیمت:300روپے

کتاب ملنے کا پتہ:

پلاٹ نمبر A-1،قطار B
دکان نمبر 3،گلشن غزالی،ملیر ہالٹ،کراچی

www.urdupalace.com

لاق کے بعد تو
لقہ، بوڑھے یا
نزدیک ہوگا۔
گی اللہ نصیب
…… میں بھی
س ہی ٹھہروں

م کرگئی۔ امتل
اور بچوں سے
کے اسے اپنے
س یعنی انجینئر
ہ الیکٹریشن ہے۔
یا پاسپورٹ
سوس نہ کی تھی
ی بات چیت
یا کہ وہ واقعتاً
کا ایک بیٹا تھا
ی اور بچوں کو
سری شادی کر

ل سے پوچھا۔
بلی ہی ہوتی
ہے۔" اس کی
اٹھیں۔

"اپنی بہن سے مقابلہ نہ کیا کریں میرا۔"

"تم میں کوئی سرخاب کے پر لگے ہیں……وہ بھی عورت ہیں تم بھی عورت ہو۔"

"وہ پڑھی لکھی اور اپنے پیروں پر نہیں کھڑی ہیں۔"

"تم بھی اپنے پڑھے لکھے ہونے کا زعم ایک طرف رکھو اور گھر بیٹھ جاؤ۔"

"آپ کا کوئی مستقل روزگار ہوتا تو میں ایسا کرلیتی……شادی سے پہلے یہ بتایا کہ اپنا پراپرٹی کا کاروبار ہے، لاکھوں آمدن ہے، اب خود ہی کہتے ہیں میں تو وہاں ملازم ہوں' پچیس ہزار ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔"

"پچیس ہزار بھی نہیں……کوئی سودا ہوجائے تو اسٹیٹ ایجنسی کا مالک اپنے کمیشن میں سے تھوڑے بہت پیسے مجھے بھی دے دیتا ہے……سودا نہ ہو تو بعض دفعہ دو، دو مہینے سوکھے گزر جاتے ہیں۔"

قدیرہ کے ہوش اڑ گئے۔ کہاں شادی کی بات چیت کے وقت لاکھوں آمدن کی بات کہاں شادی کے بعد پچیس ہزار ماہانہ آمدنی کا بیان……اور اب یکا یک دو، دو مہینے سوکھے گزرنے کا انکشاف……

قدیرہ نے مجھے جب یہ سب بتایا تو مجھے انتہائی افسوس ہوا۔ اچھی بھلی لڑکی کا مقدر کہاں پھوٹ گیا تھا۔

آنے والے دنوں میں قدیرہ کے شوہر کے جوہر مزید کھل گئے۔ وہ نکھٹو، لالچی اور بدفطرت آدمی تھا۔ قدیرہ پر طرح، طرح کے عیب لگا کر اس نے اسے بلیک میل کرنا شروع کردیا۔ کبھی اس کے بوٹے قد کا مذاق

کے بچوں کا رہنا ہی مشکل کر رکھا ہے
کہتی ہوں تو وہ طلاق دینے کی دھمکی
حال دیکھ کر میں طلاق کے نام سے
قدیرہ ایک روز میرے سامنے رو
مشورہ دیں۔"

میں اسے کیا مشورہ دے سکتی
طلاق یافتہ بہن کے حالات دیکھ
نام سے خائف تھی۔ میں نے اچھی
مستحکم عورتوں کو طلاق کے بعد ٹو
دیکھ رکھا تھا۔

"دعا کرو قدیرہ کہ خدا تمہار
حق میں ایک اچھا انسان بنادے
سے کہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو
القدیر اور اس کا بھائی یاد آگئے۔ کاش
نے خودغرضی نہ دکھائی ہوتی تو قدیر
پھوٹا ہوتا۔

مگر خودغرضی تو قدیرہ کے بھا
تھی۔ امتل کا نصیب اچھا تھا جو وہ ای
بیاہی گئی تھی۔

☆☆☆

قدیرہ کی شادی کو دو سال گز
کے شوہر نے اسے بانجھ ہونے کا طعن
تھا۔ حالانکہ قدیرہ کی میڈیکل رپورٹس
اہل قرار دیتی تھیں بس اللہ کی دین تھی

www.urdupalace.com

کرنے پاکستان سے سعودی عرب آئی ہوگی لیکن اس نے بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ دمام میں مقیم تھی۔ پہلے نہیں دوسرے شوہر کے ساتھ...... پہلے شوہر سے اس کی شادی کے دو سال بعد ہی علیحدگی ہو گئی تھی۔ اپنے ماں، باپ کی سب سے بڑی اولاد ہونے کے باعث اس شخص کے مزاج میں بلا کی مطلق العنانی تھی۔ اپنے سامنے وہ کبھی کسی کو خاطر میں لاتا، نہ اپنے سامنے کسی کی بات چلنے دیتا۔ اپنے گھر کی حد تک تو اس کی مطلق العنانی روا سمجھی جاسکتی تھی مگر اس نے امتل کے میکے میں بھی اپنے حکم کا سکہ چلانے کی کوشش کی۔ امتل کے گھر والوں نے اسے اس کی حد میں رکھنا چاہا تو اس نے ایک روز بنا کسی خطا کے امتل کو کھڑے، کھڑے طلاق دے کر اپنے گھر سے نکال باہر کیا۔ اور پانچ ماہ کا بچہ اس سے چھین لیا۔ امتل کے بھائی کی شادی ہو چکی تھی اور وہ اپنی بیوی کے پاس امریکا جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ امتل نے شوہر سے بچہ لینے کے لیے عدالت سے رجوع کرنا چاہا تو بھائی نے کہا۔

''بچہ لے کر تم کہاں پھرو گی...... رہنے دو اس کے باپ کے پاس بڑا ہوگا تو خود تمہارے پاس آئے گا...... باپ اسے روک نہیں سکے گا۔''

امتل کی بڑی بہن نے بھائی کی بات کی تائید کی اور امتل کو سمجھایا۔ ''میری طرح روگ مت پال کر بیٹھنا...... زندگی کیا پتا کتنی لمبی ہو...... عورت کے لیے اکیلے زندگی گزارنا آسان نہیں ہوتا...... عدت کے بعد انشاءاللہ کوئی رشتہ دیکھیں گے تمہارے لیے۔''

امتل کا بھائی اپنی بیوی کے پاس امریکا چلا گیا۔ بہن نے اخبار میں ضرورتِ رشتہ کا ایک اشتہار دیکھ کر دمام میں مقیم اس شخص سے بات چیت کی۔ وہ وہاں ایک سعودی کمپنی میں انجینئر تھا۔ پہلی بیوی اور اس کے تین بچے پاکستان ہی میں رہتے تھے۔ دوسری شادی کی وجہ بیوی کی جہالت اور ذہنی ہم آہنگی نہ ہونا تھی۔ امتل کو سوکن بننا گوارا نہ ہوا مگر بہن نے سمجھایا کہ طلاق کے بعد تو ایسے ہی رشتے ملیں گے۔ رنڈوے، مطلقہ، بوڑھے یا دوسری شادی والے۔ ''اللہ کا گھر نزدیک ہوگا۔ خوب عمرے اور حج ادا کیا کرنا...... پگلی اللہ نصیب والوں کو بلاتا ہے اپنے گھر کے نزدیک...... میں بھی آؤں گی عمرہ، حج کرنے اور تیرے پاس ہی ٹھہروں گی۔'' بہن نے امتل کو لالچ دی۔

بہن کی جذباتی بلیک میلنگ کام کر گئی۔ امتل راضی ہو گئی۔ وہ شخص اپنی پہلی بیوی اور بچوں سے چھپ چھپا کر امتل سے نکاح کر کے اسے اپنے ساتھ دمام لے گیا۔ اس نے خود کو مہندس یعنی انجینئر بتایا تھا۔ دمام پہنچ کر امتل کو معلوم ہوا کہ وہ الیکٹریشن ہے۔ نکاح سے قبل اس کی انجینئرنگ کی ڈگری یا پاسپورٹ پر درج پیشہ دیکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی امتل کے گھر والوں نے۔ اس شخص کی بات چیت اور رکھ رکھاؤ سے سب نے یہی باور کیا کہ وہ واقعتاً انجینئر تھا۔ دوسرے شوہر سے امتل کا ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی۔ اس کے شوہر کی پہلی بیوی اور بچوں کو بھی یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس نے دوسری شادی کر رکھی تھی۔

''اب کیسی گزر رہی ہے؟'' میں نے امتل سے پوچھا۔

''میڈم......! شادی تو بس پہلی ہی ہوتی ہے...... بعد کو تو سب سمجھوتا ہوتا ہے۔'' اس کی آنکھیں پانی بھرے پیالوں کی طرح چھلک اٹھیں۔

''پہلا شوہر یاد آتا ہے؟''

''اللہ کے گھر میں بیٹھی ہوں جھوٹ نہیں بول سکتی...... اس نے مجھ پر ظلم کیا مگر میں اسے آج تک نہیں بھول سکی...... میں اس سے دل سے محبت کرتی تھی میڈم...... پتا نہیں یہ رشتہ اتنا کمزور کیوں ہوتا ہے کہ مرد تین سیکنڈ میں اسے توڑ کر رکھ دیتا ہے...... اس شخص نے مجھے ایک سانس میں تین طلاقیں دے کر اپنا اور میرا رشتہ توڑ دیا۔''

امتل کو دلاسہ دینے کے لیے اس کے شانے پر

www.urdupalace.com

ہاتھ دھرتے ہوئے میں نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی۔

''بھائی کا کیا حال ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''خوش نہیں ہیں بیچارے۔''

''کیوں......؟'' میں چونکی۔ ''کیا ہوا؟''

''ان کی بیوی بہت بدتمیز عورت ہے' اسے نہ شوہر کے رشتے کا احترام ہے نہ اس کے مرد ہونے کا لحاظ...... نہ اسے گھرداری آتی ہے نہ شوہر کی خدمت گزاری...... سنا ہے بھائی بیچارے خود ہی کھاتے پکاتے ہیں۔''

''دفع کریں ایسی عورت کو...... پاکستان میں نوکری تو ہوگی ناں ان کی...... واپس آجائیں کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کرلیں۔''

''میڈم...... چھٹی نہیں مل رہی تھی انہیں امریکا جانے کے لیے انہوں نے ریزائن کردیا تھا۔''

''یہ برا کیا...... آدمی کو ساری کشتیاں نہیں جلانی چاہئیں...... ایک آدھ کنارے پر ضرور لگادے...... کیا پتا کب واپسی کی راہ دیکھنی پڑ جائے۔''

''آپ ٹھیک کہتی ہیں......'' امتل نے میری بات کی تائید کی۔

''برا نہ مانو تو ایک بات کہوں امتل......''

''جی...... جی...... آپ کی بات کا بھلا میں برا مان سکتی ہوں۔''

''تمہارے گھر والوں کو میں نے اپنی ساتھی قدیرہ اور اس کے بھائی کے رشتے بتائے تھے۔''

''جی...... جی میڈم...... قدیرہ کی تو شادی ہوگئی ہوگی؟''

''قدیرہ کی بھی...... اس کے بھائی کی بھی...... قدیرہ کا تو مجھے پکا پتا ہے خوش نہیں ہے...... اس کے بھائی کو بھی اتنی اچھی بیوی نہیں ملی جتنی اس سے تمہاری شادی ہونے کی صورت میں مل سکتی تھی۔''

''آپ کی محبت ہے میڈم جو آپ میرے بارے میں ایسی رائے رکھتی ہیں۔'' امتل نے نیازمندی سے کہا۔

''تمہیں پتا ہے میں نے تمہاری اور قدیرہ کی ایک دوسرے کے گھروں میں شادی کی بات چیت کیوں چلائی تھی۔''

''کیوں میڈم جی؟''

''جو مرد اپنی ماں بہنوں کا خیال رکھتے ہیں، وہ شوہر بھی اچھے ثابت ہوتے ہیں اور جو لڑکیاں اپنے باپ اور بھائیوں سے پیار کرتی ہیں وہ اپنے شوہر کے لیے بھی اچھی بیوی ثابت ہوتی ہیں...... تم دونوں لڑکیوں کے بھائی اگر تھوڑی، تھوڑی سی خود غرضی نہ دکھاتے تو شاید آج تمہاری، قدیرہ اور تم دونوں کے بھائیوں کی تاریخ مختلف ہوتی۔ تم دونوں کے بھائیوں نے اپنا مسئلہ حل کرنے کا سوچا ایک دوسرے کے مسئلے کو اہمیت نہیں دی۔ تمہارے بھائی کے لیے اگر تمہاری شادی کسی اچھے آدمی سے ہونا ضروری تھی تو یہی خواہش قدیرہ کے بھائی بھی تھی۔ ذرا دیر کو دونوں اگر ایک دوسرے کی جگہ پر آکر سوچ لیتے تو شاید آج تمہاری آنکھوں میں بھی آنسو نہیں ہوتے اور بیچاری قدیرہ بھی ناآسودہ زندگی نہ گزار رہی ہوتی۔''

امتل نے بہت دھیرے سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی پھر نظر اٹھا کر میری طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ ''مقدر کے فیصلے میڈم...... آسمانوں پر دھری کتاب میں اللہ نے میرا اور قدیرہ کا نصیب یہی لکھ رکھا ہوگا۔''

''اس نے انسان کو نیت اور عمل کی آزادی بھی تو دے رکھی ہے امتل اگر صدقہ بلائیں ٹال سکتا ہے۔ دعا سے عمر دراز ہوسکتی ہے تو صحیح اختیار کے استعمال سے مقدر کیوں نہیں بدل سکتا۔'' امتل الجھی، الجھی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی مگر مجھے اپنے یقین کے سلسلے میں کوئی الجھن، کوئی اشتباہ نہیں تھا۔

نیت کی راستی اور انسان کو خدا کے دیے ہوئے اختیار کے درست استعمال سے انسان اپنا ہی نہیں دوسرے کا مقدر بھی بدل سکتا ہے۔